روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | پیر ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۱۵ شہادت ۱۳۷۰ہش، ۱۵ اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے پگھلنے کے دن

''اے (حضرت بانیٔ سلسلہ) کی رُوح کو اپنے سینوں میں لئے ہوئے احمدیو! خدا کے حضور راتوں کو اٹھو اور اس طرح پگھلو اور درد ناک کراہ کے ساتھ اور درد ناک چیخوں اور سسکیوں کے ساتھ خدا کے حضور گریہ وزاری کرو اور یقین رکھو کہ جب تمہاری رُوحیں خدا کے آستانے پہ پگھلیں گی تو دُنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے پگھلنے کے دن آجائیں گے اور یہ وہ تقدیر ہے جسے کوئی دُنیا کی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔''

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

''قانون قدرت میں قبولیتِ دُعا کی نظیریں موجود ہیں۔ اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے۔ اسی لئے اُس نے (ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ الفاتحہ: ۶، ۷) کی دُعا تعلیم فرمائی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا منشاء اور قانون ہے اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے (ہمیں سیدھے راستے پر چلا) کی دُعا سے پایا جاتا ہے کہ ہمارے اعمال کو اَکمل اور اَتم کر۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر تو اشارۃُ النّص کے طور پر اس سے دعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ صراطِ مستقیم کی ہدایت مانگنے کی تعلیم ہے لیکن اس کے سر پر (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ الفاتحہ: ۵) بتا رہا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی صراطِ مستقیم کے منازل کے لئے قوائے سلیم سے کام لے کر استعانتِ الٰہی کو مانگنا چاہیئے۔ پس ظاہری اسباب کی رعایت ضروری ہے۔ جو اس کو چھوڑتا ہے، وہ کافرِ نعمت ہے۔ دیکھو! یہ زبان جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور عروق و اعصاب سے اس کو بنایا ہے۔ اگر ایسی نہ ہوتی، تو ہم بول نہ سکتے۔ ایسی زبان دعا کے لئے عطا کی جو قلب کے خیالات اور ارادوں کو ظاہر کر سکے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۸)

ربوہ میں نمازِ عید

ربوہ میں نمازِ عید صبح سات بج کر ۴۵ منٹ پر بیت اقصیٰ میں ادا کی جائے گی۔ احباب وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

صبر کے ساتھ اپنے مسلک پر قائم رہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''میں جماعت کو بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ جو کچھ بھی سر سے گذر جائے پرواہ نہ کریں۔ اور پورے صبر کے ساتھ اپنے مسلک پر قائم رہیں۔ دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے طالب رہیں۔ اور یاد رکھیں کہ ہم نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے بدلے نہیں اتارنے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسوہ ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے اس کو چھوڑ کر ہم کہاں زندگی تلاش کریں گے۔ صرف وہی زندگی کا ایک رستہ ہے۔ جب قوموں کو ایسے دَور سے واسطہ ہو جو صبر کا دَور کہلاتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت بھی ان کے صبر کے پیمانہ کو لبریز نہیں کر سکتی وہ یوں نہیں چھلکا کرتا۔ بلکہ چھلکتا ہے تو دعاؤں میں آنسوؤں کے ذریعہ چھلکتا ہے لیکن ظلم کے بدلہ ظلم کی صورت میں نہیں چھلکتا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲۔ اپریل ۱۹۸۳ء)

○ مکرم میجر عبداللہ مہار صاحب صدر حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوف کو جلد اور کامل شفا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عید کے دن امراء غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان کو تحائف دیں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''آج اگر آپ عید منانا چاہتے ہیں تو اپنی عبادتوں میں لذّت ڈھونڈیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر دعائیں کریں اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔''

''........ عید کا دوسرا پہلو خدمتِ خلق ہے۔ غریب کے دُکھ میں شریک ہونا۔ اس کا دُکھ بانٹنا اور اپنے سُکھ اس کے ساتھ تقسیم کرنا۔ اور اسی قسم کے دوسرے نیکی کے کام خدمت خلق سے تعلق رکھتے ہیں۔

.... میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں۔ کیونکہ یہ حق ہے۔ ذی القربیٰ کا بھی حق ہے۔ دوستوں کا بھی حق ہے۔ یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں۔ لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے۔''

''مثلاً آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے اور زیادہ تموّل کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں۔ اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھروں میں زائد پڑی تھیں .... غریب بچوں کو دیں تاکہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو تو

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ شہادت ہش ۱۳۷۰ — ۱۵۔ اپریل ۱۹۹۱ء

سوچ کا نتیجہ

بے سوچے کام کرنے سے نتیجہ حسب منشاء بھی ہو سکتا ہے۔ اور منشاء کے خلاف بھی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے جنگل میں درخت، جس کی دیکھ بھال نہ کی گئی ہو وہ سیدھا بھی ہو سکتا ہے اور ٹیڑھا بھی۔ نہ اسے صحیح طور پر پانی دیا گیا۔ نہ اسکی کسی نے شاخ تراشی کی۔ جیسا بھی ہوا وہ اُگ پڑا۔ اور بڑھتا رہا۔ جو درخت باغ میں لگایا جاتا ہے اسے پانی بھی ٹھیک طرح دیا جاتا ہے۔ اور اس کی شاخ تراشی بھی کی جاتی ہے۔

اگر سوچ انسانی اعمال کی پُشت پناہی کرے۔ انسان کام کرنے سے پہلے سوچے کہ اسے وہ کام کس طرح کرنا ہے۔ اور کام کرتے ہوئے بھی سوچے کہ اسے کام کو کس طرح جاری رکھنا ہے۔ تو یقیناً نتیجہ حسب منشاء ہوگا۔ اسی لئے قرآن مجید میں بار بار اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ انسان سوچے اور غور کرے اور تدبّر کرے اور یہ دیکھتا رہے کہ اس کے اعمال کون سی سمت اختیار کرتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کو ربّ مانتے ہیں۔ اسکی ربوبیت پر یقین رکھتے ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"جب انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر سوچتا ہے تو اسکی امید کس قدر وسیع ہو جاتی ہے"

گویا کہ اپنی امیدوں کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو حقیقی طور پر سمجھنے کیلئے اور اس سے بھرپور انداز میں استفادہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے متعلق سوچے۔ اس کے مختلف اور متعدد پہلوؤں پر غور کرے۔ اس کے دل میں امید بھی وسعت اختیار کرتی چلی جائے گی اور تشکّر کے جذبات بھی۔ اور یہی تشکّر کے جذبات اس کے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی طرف کھینچنے میں بھی ممد ثابت ہونگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا شکر کرو گے تو تمہیں جو کچھ مل رہا ہے اس سے بڑھ کر ملے گا۔ پس یہ سوچ ہر طرح مفید رہے گی۔

ربوبیت کے ساتھ ہی یہ سمجھ آنا شروع ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ بدوں کسی عملِ عامل کے ان اسباب کو بھی مہیّا کرتا ہے جو بقائے وجود کیلئے ضروری ہیں۔ یہ عمل ربوبیت سے بھی پہلے سے جاری ہے۔ لیکن سمجھ اسی صورت میں آتا ہے کہ ہم سوچیں اور غور کریں اور تدبّر کریں۔

کون بیمار ہے محلّے میں
آج کس کی کریں عیادت ہم
کس کی جھولی میں ڈال دیں خوشیاں
کون ہیں جن کا بانٹنا ہے غم

ابوالاقبال

منظوم فارسی کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

از مکافاتِ عمل غافل مشو

(تُو عمل کے بدلہ سے غافل نہ ہو)

یک نظر بیں سوئے ایں دُنیائے دُوں
چوں بگردی از پئے آں سرنگوں

ذرا اس ذلیل دنیا پر نظر ڈال کہ کس طرح
تُو اس کے پیچھے سرنگوں پھر رہا ہے۔

آنچہ داری از متاع و منزلت
بے مشقّت ہا نگشتہ حاصلت

جو کچھ بھی سامان اور عزّت تیرے پاس ہے
وہ تجھے بغیر محنت کے حاصل نہیں ہوئی۔

بایدت تا مُدّتے جہدِ دراز
تا خوری از کشتِ خود نانے فراز

ایک لمبے عرصہ کی کوشش درکار ہے
تاکہ تُو اپنی کھیتی سے روٹی کھائے۔

چوں ہمیں قانونِ قدرت اوفتاد
پس ہمیں یاد آر در کشتِ معاد

جب قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے
تو آخرت کی کھیتی کے لئے بھی یہی بات یاد رکھ۔

ہم دریں معنیست گر تو بشنوی!
یادگارِ مولوی در مثنوی

اگر تو سُنے تو اسی مطلب کا مضمون وہ بھی ہے
جو مثنوی مولوی معنوی کی یادگار ہے۔

گندم از گندم بروید جَو زِ جَو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

کہ گیہوں سے گیہوں پیدا ہوتا ہے اور جَو سے جَو
پس عمل کے بدلہ سے غافل نہ ہو۔

"جو لوگ اپنے بچوں کی طرف بچپن سے ہی توجہ کرتے ہیں ان کے دل میں دین کی محبّت ڈالتے ہیں۔ اچھی عادتیں اُن کے اندر پیدا کرتے ہیں۔ اُن کو اللہ کے فضل کے ساتھ بڑے ہو کر کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے رمضان المبارک میں خصوصیّت سے اس کمی کو جہاں جہاں بھی محسوس ہو پورا کرنا چاہیئے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش نصیب کہ ہم میزبان تھے اُنکے

لجنہ اماء اللہ کراچی بڑی خوش نصیب ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منصب امامت پہ متمکن ہونے کے بعد سفر لندن تک متعدد بار حضور کی روح پرور مجالس عرفان اور خواتین سے اجتماعی ملاقات سے متمتع ہونے کی توفیق ملی۔ ایمان افروز سہانی یادوں کے نگر آباد رکھنے کے لئے ان زندگی بخش صحبتوں کا ذکر کرتے ہیں۔

حضور پُرنور نے ۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء بیت الذکر مارٹن روڈ میں خواتین سے خطاب فرمایا۔ بیت کے آخری سرے تک بچیاں اور خواتین بیٹھی تھیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس دن کراچی شہر میں کوئی احمدی عورت حاضر ہونے سے پیچھے نہیں رہی ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ الودود نے روح میں اُتر جانے والی آواز میں تلاوت سورہ فاتحہ کے بعد خطاب فرمایا جس کا لفظ لفظ دھلا ایک ایک لفظ قلوب میں اتر گیا۔ خطاب کے بعد خواتین کی طرف سے تجدید بیعت کی درخواست کی گئی۔ حضور نے اس استدعا کو قبول فرمایا اور بیعت لی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طریق پر آنسوؤں کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرائے حاضرات بھی آب دیدہ ہو رہی تھیں۔ ممبرات کی کثیر تعداد نے براہ راست حضرت امام جماعت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت پہلی دفعہ حاصل کی تھی۔ بھیگی آنکھوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنے کا منظر اور لطف ہمیشہ یاد رہے گا۔ کیف و سرور کے یہ لمحات قدرت ثانیہ کی برکات کا اعجاز تھے۔ ان فیوض و برکات کو رہتی دنیا تک قائم رکھنے کے لئے دعائیں کی گئیں۔

اس کے بعد حضور کے دیدار کی سعادت فروری ۱۹۸۳ء میں حاصل ہوئی۔ جب ۱۲ فروری کو کراچی تشریف لانے کے بعد آپ ۱۳ فروری ۱۹۸۳ء کو لجنہ کراچی کی مجلس عاملہ کے عہدیداران کے ساتھ گیارہ بجے شب تک رونق افروز رہے اور اپنے عقدہ کشا تدبر سے ہمارے مسائل کے حل کے لئے رہنمائی فرماتے رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے ماحول کے تعلق سے اپنے ملنے والوں خصوصاً غرباء سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔

گراس روٹس (GRASS ROOTS) میں اتریں حکمت اور سنجیدگی سے کام کریں۔ عملاً فیلڈ میں اتر کر جو تجربات ہوں ان سے آگاہی حاصل کریں۔ وہ طبقہ جو تمدنی حساب سے احمدیت سے کٹ رہا ہے اس میں بھی کام آگے بڑھائیں۔ ان کا حلقہ احباب وسیع ہوتا ہے۔ انہیں بھی آہستہ آہستہ کام میں آگے لائیں۔

کراچی کی احمدی خواتین کراچی کی کل خواتین تک پیغام پہنچانا چاہیں تو ایک اور پانچ سو سے زیادہ کی نسبت بنتی ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی تعداد بہت کم ہے

حضور کی خدمت اقدس میں کراچی کے شعبہ اصلاح و ارشاد کا تیار کردہ ایک تعلیمی منصوبہ بھی پیش کیا گیا جسے حضور نے پسند فرمایا۔ منظوری دی۔ تدریس کے لئے ایک مربی صاحب کے تعین کا فیصلہ فرمایا اور تلقین فرمائی کہ قرآن پاک ناظرہ اور با ترجمہ تلفظ کی درستی کے ساتھ ضرور پڑھایا جائے۔ آپ نے ایک لائبریری کے قیام کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ اور دیر تک سیرت النبیؐ کے جلسوں کے اثرات کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ قیام کراچی کے دوران حضور ایدہ اللہ الودود شام کو مجالس عرفان میں رونق افروز ہوتے۔ خواتین کے لئے پردے کا انتظام ہوتا۔ اس طرح وہ بھی حضور کے پرمعارف جوابات سے مستفید ہوتیں۔ خواتین کے شوق زیارت و ملاقات کے لئے یہ انتظام کیا گیا کہ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد خواتین گیسٹ ہاؤس کے سبزہ زار پر تنظیم سے بیٹھ جائیں جس قیادت کی انتظام کرنے کی ڈیوٹی ہوتی اسے اگلی صفوں میں بٹھا دیا جاتا اور محترمہ صدر صاحبہ یا موجود عہدیدار حضور سے ان کا تعارف کرواتیں۔ حضور بڑی بشاشت سے خواتین سے گفتگو فرماتے اور ان کے سوالات کے جوابات مرحمت فرماتے نماز عشاء کے بعد کی یہ ملاقاتیں۔ ہلکے پھلکے خوشگوار طریق پر ہوتیں۔ ماضی میں خواتین سے ملاقات کا دستور یہ ہوا کرتا تھا کہ باری باری ایک ایک خاندان کمرہ ملاقات میں جاکر چند منٹ حضور کی خدمت میں حاضر ہو سکتا تھا۔ اس طرح حضور ایدہ الودود کا کثیر وقت صرف ہو جاتا۔ حضور نے اپنا یہ وقت انفرادی ملاقاتوں کی بجائے اجتماعی طور پر سب خواتین کو دے دیا۔ یہ طریق بے حد پسند کیا گیا۔ اور زیادہ فائدہ مند ثابت ہوا۔ کراچی کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کے تحت اس وقت سات قیادتیں تھیں۔ پہلی چار قیادتوں کی ملاقات ۱۴ فروری ۱۹۸۳ء گیسٹ ہاؤس کے سبزہ زار پر ہونا قرار پائی۔

جس طرح دل کی ایک دھڑکن کے ساتھ حرکت کرتا ہوا خون رگ و پے کے آخری سروں تک پہنچ کر واپس سمٹ آتا ہے۔ اسی طرح صدر صاحبہ لجنہ کراچی کی طرف سے جاری ہونے والا اعلان قیادتوں کی نگرانوں سے حلقوں کی صدروں تک اور پھر سب ممبرات تک پہنچ گیا۔ اور وقت مقررہ پر ممبرات ذوق و شوق کے ساتھ جوق در جوق گیسٹ ہاؤس پہنچنے لگیں۔ حسن انتظام سے زیادہ اس ہستی کی کشش کا دخل تھا جس کے دیدار کی خواہش ہر دل میں موجزن رہتی ہے

حضور کی آمد سے پہلے سوالات جمع کر لئے گئے تھے۔ یہ سوال زیادہ تر زندگی میں پیش آنے والے عمومی مسائل کے متعلق تھے۔ مگر جب حضور نے متبسم شفیق چہرے کے ساتھ سمجھا سمجھا کر جواب دینے شروع کئے تو خواتین کا حوصلہ بڑھا۔ جس طرح بچہ اپنی ماں کا اچھا موڈ دیکھ کر اگلی پچھلی فرمائشیں کرنے لگتا ہے اور اپنے چھوٹے چھوٹے دکھ بیان کرنے لگتا ہے اور اچھے موڈ سے جرأت پاکر اپنی ہر بات کہہ ڈالنے کا لطف لیتا ہے بالکل اسی طرح بعد میں سوال بالکل ذاتی اور گھریلو مسائل کے متعلق آنے لگے ساڑھے دس بجے سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے حضور نے ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔

ایک بات میرے علم میں آئی ہے کہ منتظمات نے ایسی خواتین کو مجلس میں آنے نہیں دیا جنہوں نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ فرمایا الامام جنة یقاتل من ورائه امام ڈھال ہوتا ہے اس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے۔ آگے نہیں۔ میں نے پردہ کے بارے میں جو ہدایات دی ہیں ان کی روح کو سمجھ کر میرے پیچھے پیچھے چلنا چاہیئے۔ جذبہ شوق میں آگے نہیں بڑھنا چاہیئے اس سے بعض دفعہ فائدے کی بجائے نقصان پہنچ جاتا ہے۔ میرے ذہن میں ایک ترتیب ہے کہ حکمت عملی، محبت اور پیار کے ذریعے قرآن اور احادیث کی تشریحات کے ذریعے احمدی خواتین کو جو (اللہ کے فضل سے) بڑی بالغ نظر اور سمجھ دار ہیں ان کو سمجھا کر واپس لایا جائے۔ اور وہ بطیب خاطر پردہ کرنے لگیں۔ ورنہ نظام کے خوف سے جو تبدیلی آتی ہے وہ بسا اوقات مشکلات کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں رفتہ رفتہ تبدیلی آئے

ایک بہن نے یہ سوال کیا کہ کوئی غیر از جماعت شخص فوت ہو جاتا ہے تو لوگ قرآن شریف پڑھنے کے لئے بلاتے ہیں۔ کیا وہاں جاکر قرآن خوانی جائز ہے۔ اگر نہ جائیں تو غیر از جماعت لوگ کہتے ہیں ان کا قرآن اور ہے۔ حضور نے جواباً فرمایا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ان کا قرآن پاک اور ہے ان کو اپنے گھر بلا کر پڑھ کر بتا دیا کریں۔ اس میں کون سی مشکل ہے۔

سوالات کے جوابات دیتے دیتے ڈیڑھ بج گیا۔ ابھی سوال ختم ہی نہیں ہوئے تھے۔ نماز ظہر کا وقت ہو گیا اس لئے یہ دلچسپ سلسلہ ختم کرنا پڑا۔ غیر معمولی حاضری کی وجہ سے منتظم خواتین کی دوڑ دھوپ کی۔ آقا نے قدردانی فرماتے ہوئے انہیں دوپہر کے کھانے میں شریک کیا۔ حضور اپنے ہاتھ سے روٹی توڑ کر تقسیم فرماتے رہے۔ خواتین نے درخواست کی۔ ہم آپ کی دعوت کرنا چاہتے ہیں۔ فرداً فرداً تو ممکن نہیں ہم سب کھانا پکا کر یہاں لے آئیں گے اور مل کر کھائیں گے۔ حضور نے منظور فرمایا۔ فرمایا کھانا زیادہ (HEAVY) ہیوی نہ ہو اور یہ کہ اپنے خاوندوں کو بھی ساتھ لائیں۔

اس پر عہدیداران میں سے بعض نے پوچھا کہ آپ ہی بتائیں ہم کیا پکا کر لائیں خورشید عطا صاحبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ تو ماش کی دال لائیں۔ آپ کی امی دال بہت اچھی پکاتی تھیں۔

مجلس عرفان اور نماز عشاء کے بعد خواتین سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہتا۔ خواتین جی بھر کے اپنے آقا کی زیارت کرتیں اور تعارف و سوالات کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔

جنہیں حضور کے بہت قریب کچھ پڑھنے یا کہنے کا موقعہ ملتا ہے وہ بخوبی جانتی ہیں کہ حضور کی شفقتوں کے احساس کے باوجود ایک رعب کی کیفیت سے گھبراہٹ طاری رہتی ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ اس غلطی نہ کرنے کی شعوری کوشش سے بہت سی دلچسپ غلطیاں بلکہ بدحواسیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ حضور سے تعارف کروانے میں ایک عہدیدار کو ایک ممبر سے کہنا تھا کہ "اپنے باپ کا پورا نام بتاؤ"۔ مگر وہ جلدی جلدی کہہ رہی تھیں "اپنے پورے باپ کا نام بتاؤ"۔ ایک ممبر نے ایجنڈا پڑھا۔ حضور نے الفاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا تلفظ درست کروایا۔ حتی الوسع، حتی الامکان اور جد وجہد ان الفاظ کا تلفظ تو درست ہوگیا مگر اب درست کرنے کی کوشش میں یہ محترمہ ہر دفعہ جلسہ کو جلکسہ پڑھنے لگیں۔ حضور مسکرا دیئے اور فرمایا "اب میں کوئی غلطی نہیں نکالوں گا"۔

ایک خاتون اپنی عرضداشت پیش کرتی ہوئی کہہ رہی تھیں یہ میں اس لئے دہرا رہی ہوں تاکہ آپ کو یاد رہے حضور نے ان کے الفاظ "یاد رہے" دہرائے اور مسکرا دیئے منتظم خواتین کی بوکھلاہٹ دیکھ کر حضور محظوظ ہوتے اور دلچسپ جملوں سے حوصلہ افزائی فرماتے۔

ایک لڑکی نے اپنا نام حمیرا بتایا تو آپ نے فرمایا۔ جانتی ہو اگر تم اپنا نام گول ہ سے لکھو۔ حمیرہ تو اس کا کیا مطلب ہوگا؟ اس کا مطلب ہوگا۔ چھوٹی سی گدھی۔

ایک خاتون نے اپنی بچی کا نام رکھوایا آپ نے فرمایا عطیۃ المتین رکھ لیں مگر اس خاتون کے چہرے پر معصوم سا استعجاب دیکھ کر فرمایا مشکل لگتا ہے امۃ المتین رکھ لیں۔

ایک خاتون نے اٹھ کر کہا حضور آپ نے میرے خط کا جواب نہیں دیا۔ حضور نے فرمایا۔ آپ نے خط کیسے لکھنا شروع کیا تھا۔ یا اس میں کیا لکھا تھا۔ اس نے چند جملے بولے تو حضور نے فرمایا "ایسا خط مجھے نہیں ملا"۔ خدا تعالیٰ حضور کی یادداشت میں کروڑوں گنا برکت ڈالے۔ اس وقت سب حیرت زدہ رہ گئے۔ عالمگیر جماعت کا امام سینکڑوں خطوط روزانہ پڑھنے والا اور ایک خاتون سے چند جملے سن کر علم ہوگیا کہ اس قسم کا خط آپ کو نہیں ملا۔ خدا تعالیٰ جب کسی فرد کو کوئی کام سونپتا ہے تو صلاحیتیں بھی عنایت فرماتا ہے۔

حسب پروگرام ۱۹ فروری ۱۹۸۳ء لجنہ اماءاللہ کراچی کی قیادت نمبر ۵، ۶، ۷ کو ملاقات کا موقعہ دیا گیا۔ حاضری اندازے سے بہت زیادہ رہی۔ ۱۴ فروری کی ملاقات میں جو ممبرات کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکی تھیں اور جو ایک دفعہ کی ملاقات و زیارت پر تشنہ واپس گئی تھیں اپنے بچوں کو بھی ساتھ لائیں۔ کچھ ممبرات غیر از جماعت بہنوں کو ہمراہ لائی تھیں اس طرح ۱۹ فروری کو گیسٹ ہاؤس کے سبزہ زار میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ ملاقات کے کمروں برآمدہ اور اندرونی گذرگاہوں میں خواتین کے بیٹھنے اور لاؤڈ سپیکروں سے آواز پہنچانے کا اہتمام کیا گیا۔ حضور کے تشریف لانے سے قبل سوالات جمع کر لیئے گئے تھے۔ حضور نے ان درجنوں سوالات

کے جواب بڑی برجستگی، عمدگی اور فصاحت سے دیئے۔

ایک سوال تھا روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا اسکی ابتداء وہیں سے ہوتی ہے جہاں سے قرآن کی ابتداء ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کے لیئے ہدایت ہے"۔ متقیوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے گویا ہر نیکی اور ہر ہدایت اور ہر رشد اور ہر پاکیزگی کا دارومدار تقویٰ پر ہے۔ تقویٰ کے بہت سے معنے ہیں۔ آغاز میں تقویٰ کا معنی یہ ہوگا کہ ایک ایسا شخص جو سچائی کو اختیار کرنے میں کوئی باک نہ رکھتا ہو جس کی فطرت میں اتنی صفائی ہو کہ وہ ضد اور تعصب کے نتیجے میں سچائی کو جھٹلایا نہ کرتا ہو ایسا شخص دنیا میں جہاں کہیں ہوگا اسے ہدایت ملے گی مثلاً مغرب نے سائنس میں جب سچائی کو اختیار کیا تو خدا کی قدرت کا مشاہدہ انکو جس طرف لے گیا ان کے تجربات اور مشاہدات کا رخ بھی اسی طرف پلٹ گیا۔ نتیجتاً اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکی کوششوں کو بڑے میٹھے پھل لگے۔ پس جو خدا دنیا میں سچائی کی جزا دیتا ہے وہ دین میں تو اس سے بڑھ کر جزا دینے والا ہے۔ اسلئے دین کی ہر ترقی کے لیئے تقویٰ کی چابی رکھ دی گئی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس مضمون کو بڑے پیارے انداز میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

اس لیئے اگر انسان اپنی تربیت کی خاطر سچائی کو پکڑے۔ سچائی جہاں لے جاتی ہے خواہ کتنی ہی تلخ حقیقتوں کی طرف لے جائے وہ ساتھ چلنے کیلئے آمادہ ہو جائے۔ سچائی جو قربانی مانگے وہ قربانی دینے کے لیئے تیار ہو جائے۔ اسی کا نام روحانی پاکیزگی ہے۔ پھر اسی پاکیزگی پر مزید خوبصورت رنگ چڑھتے جاتے ہیں۔ اور انسان روحانیت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

ممبرات نے شادی بیاہ میں رسوم وغیرہ کے متعلق کئی سوالات کئے۔ جن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ کیا لڑکی کی رخصتی پر عقیقہ کے نام سے بڑے پیمانے پر دعوت کرنا جائز ہے؟

حضور نے فرمایا بات یہ ہے کہ احکامات کی روح کو دھوکا بازی اور حیلے بہانے سے ناکام کرنے کی کوشش فی ذاتہٖ ایک بڑا مکروہ فعل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ چاہتے تو یہ ہیں کہ بچی کی شادی پر کھانا کھلائیں لیکن نظام جماعت کی حرف گیری سے بچنے کے لیئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ عقیقے کے نام پر بہترین بہانہ ہاتھ آ گیا ہے۔ اب اگر اعتراض ہوگا تو کہہ دیں گے کہ یہ تو بچوں کا عقیقہ ہے۔ یہ نفس کا محض دھوکا ہے اسی قسم کا بہانہ ہے جسکے متعلق قرآن کریم میں تنبیہہ موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ( ) یعنی ہر انسان چاہے کتنے ہی عذر پیش کرے وہ اپنی نیتوں اور اپنے عمال کی کنہ کو جانتا ہے"۔

حیلہ سازی کا طریقہ تقویٰ کے خلاف اور موجب ہلاکت ہے۔

پھر حضور نے یہود کی آزمائش کے لیئے سبت کے دن کے احترام میں حیلہ سازی اور حضرت طالوت کی لشکر کو پانی سے مناہی کے باوجود پانی پی لینے کی مثال دے کر فرمایا "پس احکام خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے ان کے پس پردہ جو روح کارفرما ہوتی ہے اس کے بگاڑ کے نتیجے میں خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں"۔

ایک خاتون نے پوچھا اگر عورت برقعہ پہننا چاہے اور شوہر اجازت نہ دے تو کیا کرے۔ حضور نے جواب دیا ایسے شوہر کے متعلق مجھے چھٹی لکھیں۔ اب وہ کہیں گی کہ اگر وہ چھٹی لکھنے کی اجازت نہ دے اگر ایسا ہے تو پھر خدا سے شکایت کریں اور کیا کیا جاسکتا ہے۔

ایک سوال تھا کہ میک اپ میں نماز جائز ہے۔

دلچسپ جواب تھا کہ اللہ تعالیٰ نامحرم نہیں۔ میک اپ میں نماز جائز ہے۔ ایک بہن کو یہ فکر تھی کہ کہیں نیل پالش سے وضو نہ ٹوٹ جاتا ہو۔ حضور نے فرمایا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نیل پالش سے وضو نہیں ہوتا غلط کہتے ہیں۔ انکو خیال ہے کہ ناخن کو پانی نہیں لگتا۔ یہ محض لغو باتیں ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں ان میں سے بعض اتنے گندے رہتے ہیں کہ انکے اوپر نیل پالش سے موٹی تہہ غلاظت کی چڑھی ہوتی ہے۔ انکا وضو بھی ہو جاتا ہے غسل بھی ہو جاتا ہے پھر یہ بے چاری نیل پالش ہی ہے جو انکا وضو نہیں ہونے دیتی یہ سب تو ہمات ہیں۔

سنجیدہ مسائل پہ گفتگو کے دوران ایک بچی نے پوچھا حضور بھنویں بنانا جائز ہیں؟ حضور نے برجستہ فرمایا بھنویں بنائیں لیکن باتیں نہ بنائیں اس ہلکے پھلکے سوال و جواب سے خوشگوار کیفیت پیدا ہو گئی۔ بعد میں اس بچی نے حضور کی خدمت میں خط لکھا کہ میرے سوال کا جواب سنکر سب ہنس دیئے اس طرح مجھے خفت اٹھانی پڑی۔ مشفق آقا نے اس بچی کو بعد میں بہت طویل مکتوب تحریر فرمایا اور مسئلے پر علمی بحث کے ساتھ بے حد پیار بھری دعاؤں سے نوازا۔

یہ دلچسپ محفل ½ ۱۰ بجے سے ½ ۱ بجے دوپہر تک جاری رہی۔ ابھی درجنوں سوالات باقی تھے جو وقت کی تنگی کیوجہ سے تشنۂ جواب رہے۔

۲۷ فروری ۱۹۸۳ء دوپہر کے کھانے کے وقت گیسٹ ہاؤس میں ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔ لجنہ کمیٹی کی صدر صاحبہ اور ممبرات اور انکے خاوند (جن کے خاوند نہیں تھے ان کے مرد اقارب) لجنہ کراچی کی سات قیادتوں کی نگران اور انکے علاوہ چند دیگر خواتین جو سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہتی ہیں وہ اور ان کے میاں کھانے کی دعوت پر اکٹھے ہوئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا تعالیٰ کی یہ خواہش اس دعوت کا سبب بنی کہ لجنہ اماءاللہ کراچی کی عہدیداران ان دنوں جماعت کی دعوت الی اللہ اور تربیتی امور سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ان تھک محنت کر رہی ہیں۔ انکی حوصلہ افزائی کے لیئے کوئی دعوت ہونی چاہیئے چنانچہ لجنہ کراچی کی عہدیداران نے ایک ایک ڈش تیار کی۔

مردوں کے ساتھ حضور نے کھانا تناول فرمایا اور ممبرات لجنہ کے ساتھ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے۔ اسی طرح جہاں اس موقع پر بھی لجنات کی مخلصانہ جدوجہد کو سراہنے کا بہترین رنگ میں اظہار ہوا وہاں کلو جمیعا کی ایک منفرد مگر بڑی دلچسپ اور بابرکت تقریب ثابت ہوئی۔

اسی دن سوا پانچ بجے شام گیسٹ ہاؤس کے سبزہ زار میں خواتین کی ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر از جماعت خواتین کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔ سوالات کرنے والی مہمان خواتین میں کالجوں کی چند پروفیسرز اور سینئر طالبات بھی شامل تھیں۔ اس مجلس میں بڑی دلچسپ اور پر مغز گفتگو ہوئی جو سات بجے شام تک جاری رہی۔ اسکے بعد مہمان خواتین کو چائے پیش کی گئی۔ اس دوران بھی بعض خواتین گیسٹ ہاؤس کے اندر جا کر حضور سے مزید سوالات کرتی رہیں۔ چنانچہ ایک کے بعد دوسرے سوال کا جواب دیتے دیتے رات کے آٹھ بج گئے۔ ایک خاتون نے بیعت کی خواہش بھی ظاہر کی۔

اس مجلس کی ایک اور قابل ذکر بات یہ بھی تھی کہ ان دنوں کراچی کے بعض علاقوں میں رات کو کرفیو لگ جاتا تھا چنانچہ دوران گفتگو حضور نے جب یہ اعلان فرمایا کہ جن خواتین نے ایسے علاقوں میں جانا ہے جہاں کرفیو لگنے کا وقت قریب ہے وہ بے شک تشریف لے جائیں۔ تو بعض خواتین بادلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناخواستہ مجلس سے اٹھ کر چلی گئیں لیکن اکثریت بیٹھی رہی۔ اور ان کی طرف سے ڈھیروں سوالات پیش ہوئے۔ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے بعض سوالات کے جواب نہ دئے جا سکے۔

حضور آٹھ بجے کے بعد مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھانے کے لئے لان میں تشریف لائے۔ تو فرمایا! آج مہمان خواتین نے اتنے زیادہ سوال کئے اور اس گفتگو میں اتنی گہری دلچسپی لی کہ دو، سوا دو گھنٹے کا وقت جب گذر گیا اور مجلس برخاست ہوئی تب بھی بعض خواتین کا اصرار تھا کہ انہیں مزید سوال کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ حتیٰ کہ نمازوں میں تاخیر بھی ہو گئی۔

یہ مجلس خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب اور موثر ثابت ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمان خواتین کے سوالوں کے بڑے جامع اور مدلل رنگ میں جواب دئے جن سے خواتین بہت متاثر ہوئیں چنانچہ اس مجلس نے خواتین کے ذہن پر کتنا گہرا اور انمٹ نقش چھوڑا اس کا اندازہ ان تاثرات سے ہوتا ہے جو غیر از جماعت خواتین کی میزبان ممبرات لجنہ نے بعد میں اراکین کمیٹی لجنہ اماء اللہ کراچی کے سامنے بیان کئے۔

ایک مہمان خاتون نے بیان کیا کہ ان کے خیال میں خواتین کے لئے تربیت دیا جانے والا ایسا جلسہ پہلے کبھی دیکھا نہ سنا تھا۔ آئندہ بھی جب آپ لوگ کوئی ایسی محفل منعقد کریں تو ہمیں ضرور بلائیں۔ ایک خاتون حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فہم و فراست، آپ کے تبحر علمی اور زور خطابت سے متاثر ہو کر بے اختیار کہنے لگیں کاش ایسے مذہبی رہنما دوسرے فرقوں کو بھی نصیب ہوں۔ ایک بہن نے اپنی میزبان سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا آپ کے امام صاحب بڑے عالم آدمی ہیں ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی مذہبی شخصیت اتنی وسیع النظر اور گہری بصیرت رکھنے والی اس زمانے میں موجود بھی ہو سکتی ہے۔ فیضان نبوت محمدیہ پر جماعت احمدیہ کے نقطہ نگاہ سے سیر حاصل بحث اور پر مغز اور مدلل گفتگو سننے پر وہ بہت ہی مطمئن تھیں۔ ایک اور محترمہ نے بڑی بے تکلفی سے کہا اتنی اچھی اور معلوماتی محفل تھی کہ ہمیں رشک آیا۔ کاش ایسی محفلیں ہم لوگ بھی منعقد کر سکتے۔ ایک پٹھان خاتون نے اپنے مخصوص لہجہ میں بے حد محبت سے کہا "آپ لوگ کا اخلاق بہت اچھا ہے۔ آپ لوگ نے ہمارا دل جیت لیا۔ ہم تو ڈرتا ڈرتا آیا تھا"۔ عجب کہ ایک اور مہمان خاتون نے یہ انکشاف کیا کہ وہ تو گھر والوں سے چھپ کر آئی تھی

اور بے حد خوف زدہ تھی کہ احمدیوں کا جادو نہ چل جائے۔ مگر یہاں آ کر سارا خوف دور ہو گیا۔ اسی قسم کی گفتگو ایک اور مہمان خاتون کی زبان سے سنی گئی وہ کہہ رہی تھیں میں تو مروت کے مارے آ گئی تھی اور سمجھ رہی تھی کہ میرا وقت ضائع ہو گا۔ لیکن یہاں آ کر مجھے پتہ لگا کہ میرے خدشات کس قدر بے معنی تھے۔ اب تو میں ہر جلسے میں آیا کروں گی۔ بعض خواتین کرفیو کے بارے میں اعلان کے باوجود جانے پر آمادہ نہ تھیں۔ وہ مجلس کے اختتام تک ٹھہرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تشریف لے جائیں۔ احتیاط ہی مناسب ہے۔ تو اس پر ایک بہن کی آواز آئی ہم رات اپنے رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر جائیں گے۔ چنانچہ چند خواتین نے اس پر عمل بھی کیا۔ لیکن ایک بہن روتی ہوئی اٹھیں اور یہ کہتے ہوئے باہر نکلیں کہ اگر بچے گھر پر اکیلے نہ ہوتے تو کرفیو کے باوجود میں پورا پروگرام سن کر ہی جاتی کیونکہ دین حق کی ایسی پر حکمت باتیں تو میں نے زندگی میں پہلی دفعہ سنی ہیں۔ ہمیں تو یہ باتیں کبھی بتائی ہی نہیں گئیں بیشتر خواتین نے آئندہ بھی مدعو کئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ بعض خواتین تھوڑی دیر کے وعدے پر آئی تھیں۔ مگر مجلس ختم ہونے تک بیٹھی رہیں۔ چند کالجیٹ لڑکیاں اس بات پر حیران تھیں کہ اتنے پروقار اور منظم جلسے تو کالجوں میں بھی منعقد نہیں ہو سکتے جہاں رضا کار طالبات کثرت سے موجود ہوتی ہیں۔

ایک گھریلو خاتون نے بڑے دلچسپ پیرائے میں بتایا کہ ہمیں تو بہت ڈرایا گیا تھا کہ ان سے ملنا جلنا مت دیکھو کتابیں مت پڑھنا اور زیادہ باتیں نہ کرنا۔ کیونکہ یہ لوگ جادو کر دیتے ہیں لیکن آج اس جادو کی حقیقت کھل گئی ہے۔ کچھ خواتین نے مختلف موضوعات کے بارے میں تفصیلی علم حاصل کرنے کے لئے لٹریچر مانگا

ایک صاحبہ نے مجلس سوال و جواب سے متاثر ہو کر بے اختیار کہا کہ اگر میں اس مجلس میں نہ آتی تو اتنے اچھے پروگرام سے محروم رہ جاتی۔ ایک بہن کو شکوہ تھا کہ توبہ! توبہ! مولوی کس قدر غلط بیانیاں کرتے ہیں۔ بھلا ان میں غیر مسلموں والی کون سی بات ہے ایک اور مہمان خاتون نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا کہ میں آپ لوگوں کو تبلیغی جماعت والوں کی طرح سمجھتی تھی مگر آپ کا آؤٹ لک تو بہت وسیع اور زمانہ کے مطابق ہے ایک خاصی معقول اور پڑھی لکھی مہمان خاتون نے جو رائے دی وہ سب آراء پر بھاری ہے۔ انہوں نے کہا انفرادی اصلاح اور قومی ترقی کا اتنا جامع اور منضبط پروگرام آج کسی کے پاس نہیں آپ لوگ بہت جلد اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔ (المحراب)

شذرات

نون سین

کرد پناہ گزین

ترکی نے کہا ہے کہ وہ کرد جو عراق سے بھاگ کر ترکی جاتے ہیں ان پر عراقی فوج حملے کر رہی ہے اور اس طرح بلاوجہ بہت سی جانیں تلف ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اس بات کا امکان ہے کہ ترکی فوج بھی عراق پر حملہ کر دے۔ ترکی کے صدر ترگت اوزال نے اپنی ایک پارلیمانی میٹنگ میں کہا ہے کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اگر کردوں پر عراق حملے کرتا رہا تو ہم جوابی حملہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ یہ لوگ جو حملوں سے بچ نہیں سکتے انکو کسی طرح بچانے کی کوشش کی جائے لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم ان پر حملہ کرنیوالوں پر حملہ کر دیں۔

ترکی کے اخبار روزنامہ ملیت نے ترگت اوزال کی یہ تنبیہ شائع کی ہے کہ "اگر تم یعنی عراقی ان حملوں سے باز نہیں آتے تو ہم اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ مداخلت کریں" اور یہ بات واضح ہے کہ اس مداخلت کا مطلب یہی ہے کہ عراقی فوجوں پر یا عراق کے مختلف علاقوں پر ترکی فوج حملہ کر دے۔ اس تنبیہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ترکی اور عراق کے تعلقات مزید خراب ہو رہے ہیں۔ ترکی کو اپنے کردوں ہی سے حفاظتی مسائل درپیش ہیں۔ وہاں کرد اپنے لئے ایک الگ علاقہ مانگ رہے ہیں۔ گذشتہ روز ڈپٹی وزیر خارجہ ٹوگے اوزیری (TUGAY OZERI) نے کہا ہے کہ عراق نے پانچ لاکھ کرد مہاجرین پر جو ترکی کی سرحد کی طرف جا رہے تھے حملہ کر کے ہماری اپنی حفاظت کو مخدوش کر دیا ہے۔ اگرچہ ترکی فوجیوں نے موقعہ پر ہوائی فائرنگ کر کے مہاجرین کو بچانے کی کوشش کی، خاص طور پر انہیں وہیں روکنا مقصود تھا۔ تاکہ وہ ترکی میں داخل نہ ہوں لیکن اسکے باوجود کرد آگے بڑھتے رہے۔ وہ کرد صحافی جو حالات کا تجزیہ کرنے کے لئے سرحد پر گئے تھے انہوں نے واپسی پر بتایا کہ عراقی علاقے میں سرحد کے قریب فائرنگ ہو رہی تھی۔ جہاں پر بہت سے کرد جمع تھے لیکن انہیں ترکی میں داخل ہونے کا موقعہ نہیں مل رہا تھا۔ انگلستان کے پریس کی تنقید کا جواب دیتے ہوئے گذشتہ روز ترکی سفارت خانے سے کہا کہ ترکی پر برطانیہ کا یہ اعتراض کہ وہ کرد مہاجرین کو اپنے ملک میں داخل نہیں ہونے دیتا۔ صریحاً بلاجواز ہے۔ ترکی سفارتخانے نے انگلستان کو یاد دلایا کہ ۱۹۸۹ء میں جب ترک برطانیہ میں پناہ لینا چاہتے تھے تو فوری طور پر برطانیہ نے ان کے لئے ویزے کی شرط لگا دی تھی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ہیتھرو ایئرپورٹ پر ۳۵۰۰ ترک آئے تھے۔ اس وقت برطانیہ کی کونسل مہاجرین نے اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ بہت سے ترک جنہیں ترکی واپس بھیج دیا گیا تھا۔ عراق کے حلبجہ (HALABJA) گاؤں پر ۱۹۸۸ء کے حملے سے متاثر تھے۔ اسی موقعہ پر ترکی نے ۵۰ ہزار عراق سے آنے والے مہاجرین کو پناہ دی تھی۔ حالانکہ برطانیہ نے ان لوگوں کی کسی طرح بھی کوئی مدد نہیں کی تھی۔ سفارت خانے کے نمائندے نے کہا کہ اسوقت جو مہاجر عراق ترکی کی سرحدوں پر جمع ہیں ان کے لئے ترکی نے دوائیں بھی پیش کی ہیں اور خوراک اور لباس بھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۱۹۸۸ء کے تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے اب ترکی عراق سے آنے والے مہاجرین کو پناہ نہیں دے سکتا البتہ سیکورٹی کونسل جو بھی فیصلے کریگی انکا اپنے آپ کو پابند سمجھے گا۔

امن اور اسرائیلی آبادیاں

بش انتظامیہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ سوویت یونین سے لائے جانے والے یہودیوں کو اسرائیل کے مقبوضہ علاقوں میں بسانے کے لئے وہاں بستیاں نہ بسائی جائیں۔ لیکن گذشتہ ایام میں جب امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے اسرائیل اور مشرق وسطیٰ کا دورہ کیا تو انہوں نے دیکھا کہ اسرائیل فلسطینیوں کی زمینیں کسی نہ کسی طرح ان سے ہتھیا رہا ہے تاکہ سوویت یونین سے آنے والے روسی یہودیوں کو مغربی کنارے اور غازہ پٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بسایا جا سکے۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ اس علاقے میں حفاظتی اقدامات کے لیئے زمین لی گئی ہے مثلاً گذشتہ ہفتے ایک زرعی گاؤں بلائی جو یروشلم کے شمال مشرق میں واقع ہے وہاں فلسطینیوں کو نوٹس دیا گیا کہ قابض حکومت اس مقبوضہ علاقے سے ۲۰۰ ایکڑ زمین حاصل کرنا چاہتی ہے تاکہ اسرائیل کیلئے مزید حفاظتی اقدامات کیئے جائیں چنانچہ وہاں کے لوگ اسکے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ اگرچہ انکے ایسے احتجاج کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔ اب جبکہ مسٹر بیکر ترکی کے دورے کے بعد پھر اسرائیل جانے والے تھے تو اس گاؤں کے فلسطینیوں نے کہا کہ مسٹر بیکر سے کہیں کہ وہ ہمارے پاس بھی آئیں تاکہ ہم انہیں دکھا سکیں کہ اسرائیلی ہمارے ساتھ زمینیں ہتھیانے کے لیئے کیا سلوک کر رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ گذشتہ ماہ جب مسٹر بیکر نے اسرائیل کا دورہ کیا تھا تو انہوں نے اسرائیلی وزیر اعظم یزک شمیر کو اپیل کی تھی کہ وہ امن کے قیام اور استحکام کے لیئے جو کوششیں ہو رہی ہیں انکی کامیابی کے لیئے بہتر فضاء پیدا کریں۔ اور اب جو گھٹن پائی جاتی ہے اسے ختم کرنیکی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ امن کی گفتگو شروع کرنے کیلئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اسرائیل ان علاقوں میں مزید کالونیاں بسانی بند کرے۔ مارچ میں مسٹر بیکر کو اسرائیل کے اندرونی حصوں میں ہوائی جہاز کے ذریعے لے جایا گیا تھا۔ اور انہیں ہیلی کاپٹر کے ذریعے مغربی حصوں میں لے جا کر یہ دکھایا گیا کہ انکے پاس کتنی کم زمین ہے۔ اگر انہیں مشرق کی سمت لے جایا جاتا تو یقیناً مسٹر بیکر کسی اور بات سے زیادہ متاثر ہوتے اور وہ بات یہ تھی کہ مغربی کنارے پر دس لاکھ فلسطینیوں اور ۹۰ ہزار اسرائیلیوں کے لیئے آبادی تعمیر کی جا رہی ہے۔ جو لوگ اس آبادکاری کا پروگرام بنانے کے ذمہ دار ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر ان متنازعہ علاقوں میں آبادی کا تناسب بدل دیا جائے تو اس علاقے کو اسرائیل کسی صورت بھی چھوڑ نہیں سکتا بش انتظامیہ کا اس وقت یہ خیال ہے کہ امن کے حصول کے لیئے اسرائیل کو ان علاقوں میں روسی یہودیوں کی آبادکاری کا خیال ترک کر دینا چاہیئے۔ یہ ایک ایسا تنازعہ ہے جسکی موجودگی میں امن کی کوئی سکیم کامیاب نہیں ہو سکتی۔

بیکر نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ اسرائیل اور اسکے پڑوسی عرب ممالک اکٹھے بیٹھ کر اس تنازعہ کو حل کرنیکی کوشش کریں۔ اسرائیل نے اس تجویز میں دلچسپی تو لی ہے لیکن اس بات سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے کہ وہ امن کی خاطر اس علاقے کی زمین میں دلچسپی لینا چھوڑ دیں گے۔ حکومت کے ایک نمائندے نے کہا کہ میں اس بات پر کھل کر اعتراض کرتا ہوں کہ ان آبادکاریوں کو امن کی سکیم کا ایک حصہ بنایا جائے۔

دوسری طرف امریکہ نے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ آبادکاریاں امن کی راہ میں روک بن رہی ہیں اور اب امن کے لیئے جو کوششیں جاری ہیں انکی کامیابی کو مشتبہ بنا رہی ہیں۔ امریکہ نے ان روسیوں کو دیگر علاقوں میں بسانے کے لیئے اسرائیل کی حکومت کو ۴۰ کروڑ ڈالر قرض بھی دیا ہے۔ اور امریکی حکومت سے کہا یہ گیا تھا کہ اسرائیل اس سلسلے میں عنقریب فیصلہ کریگا لیکن کوئی ایسا فیصلہ نہیں کیا گیا جس سے یہ آبادکاریاں رک سکیں۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ گذشتہ ایام میں اسرائیل کے وزیر آبادی نے کھل کر یہ اعلان کیا تھا کہ مقبوضہ علاقوں میں روسی یہودیوں کے لیئے مکانات تعمیر کیئے جائیں گے۔ اب جب کہ یہودی آچکے ہیں اور بہت سے آ رہے ہیں۔ انہیں ان علاقوں میں مکانات بنانے کے لیئے سود سے مبرا قرضے دیئے جا رہے ہیں۔

ہانگ کانگ ۔ برطانیہ اور چین

ہانگ کانگ جسکا موجودہ وقت میں انتظام والنصرام برطانیہ کے ہاتھ میں ہے۔ ۱۹۹۷ء میں چین کے زیر تسلط آجائیگا۔ لیکن اس وقت سے پہلے بھی برطانیہ نے اس بات کی حامی بھر لی ہے کہ چین ایسے تمام معاملات میں اپنی رائے اور مشورہ دے سکے گا جنہیں دوررس کہا جا سکتا ہے۔ اور جو کسی نہ کسی طرح ہانگ کانگ کو متاثر کرتے ہونگے۔ لیکن یہ بات بھی چین کو بتا دی گئی ہے کہ انکی رائے اور انکے مشورے کو آخری اور حتمی شکل برطانیہ ہی دیگا۔ یعنی فیصلے کا حق برطانیہ ہی کے پاس ہوگا۔

یہ بات برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ہرڈ نے گذشتہ روز بتائی۔ اگرچہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بھی بڑی فراخ دلی کی بات ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چونکہ دوررس نتائج پیدا کرنیوالے فیصلے چین پر بھی اثرانداز ہونگے جبکہ وہ ۱۹۹۷ء میں ہانگ کانگ کو اپنے تسلط میں لا چکا ہوگا۔ اس لیئے مناسب یہی ہے کہ چین کو یہ موقعہ دیا جائے کہ طویل المدت پالیسیوں کے سلسلے میں وہ اپنی رائے دے سکے۔ مسٹر ہرڈ نے یہ بھی کہا کہ چونکہ طویل المدت پالیسیوں پر چین کا اثرانداز ہونا ضروری ہے۔ اسلیئے ہم جو کچھ بھی کرینگے اس سے چین کو مطلع رکھیں گے۔ انہوں نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ ۱۹۹۷ء کے بعد ہانگ کانگ سے متعلق ہر بات چین کو متاثر کریگی اسلیئے انکے مشورے ضروری ہیں۔ دراصل یہ بات اس وقت کہی گئی جب برطانیہ اور چین کے درمیان ہانگ کانگ کی ایئرپورٹ کے پراجیکٹ پر گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس ایئرپورٹ پر ۱۶ ارب امریکی ڈالر سے زیادہ خرچ آئے گا۔

یہ فیصلہ ۱۹۸۴ء میں کیا گیا تھا کہ ۱۹۹۷ء میں ہانگ کانگ چین کے تسلط میں دے دیا جائے گا۔ اور اس لحاظ سے ۱۹۹۷ء تک ہانگ کانگ کے تمام معاملات کا فیصلہ کرنے کا حق برطانیہ کے پاس محفوظ ہے۔ انکا یہ حق ۳۰ جون ۱۹۹۷ء کو ختم ہو جائیگا۔

حالیہ مہینوں میں چین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ایئرپورٹ جو ایک قریبی جزیرے پر بنائی جائے گی۔ اور وہاں سے اسکا ہانگ کانگ کے ساتھ رابطہ پیدا کیا جائیگا۔ ضرورت سے زیادہ اخراجات کا باعث ہوگی۔ اس جزیرے اور ہانگ کانگ کے آپس میں رابطے کے لیئے تقریباً ۵۰۰۰ فٹ ہوا میں لٹکتا ہوا پل بنانا پڑیگا۔ چین نے اس بات کو بھی مدنظر رکھا ہے کہ اس ہوائی اڈے پر خرچ ہونیوالی رقم ہانگ کانگ کی حکومت کی مالیات پر بہت بری طرح اثرانداز ہوگی۔ چین بھی ایک ہوائی اڈہ بنانا تو چاہتا ہے لیکن اس سے کم لاگت پر۔ ہانگ کانگ نے اپنی جگہ پر یہ اعتراض بھی اٹھا دیا ہے کہ برطانیہ اور چین کے معاہدے کیمطابق ہانگ کانگ کے جتنے حقوق چین کو دیئے جا رہے ہیں۔ چین اس وقت ان سے تجاوز کر کے اس اڈے پر اعتراض کر رہا ہے۔ ڈگلس ہرڈ نے بتایا ہے کہ چین سے گفت و شنید کامیاب نہیں ہو سکی لیکن اسکے باوجود تاثر یہ ہے کہ چین برطانیہ کے فیصلے پر کئی پہلوؤں سے اثرانداز ہو سکتا ہے۔ ڈگلس ہرڈ نے چین کو متنبہ کیا ہے کہ اسطرح چین کی مداخلت کسی طرح بھی مناسب نہیں اور اگر یہ مداخلت جاری رہی تو ہانگ کانگ پر برا اثر پڑیگا۔

عراق کی تعمیر نو

گزشتہ روز عراقی وزیراعظم سعدون حمادی نے اعلان کیا کہ حکومت کے خلاف بغاوت دم توڑ گئی ہے اور کہ اب حکومت ملکی باشندوں سے وعدہ کرتی ہے کہ عراق کی تعمیر نو کا کام شروع کیا جائے گا۔ اور اس میں جمہوری اصلاحات لائی جائیں گی۔

ان کی تقریر ٹیلیویژن پر دکھائی گئی۔ اگرچہ اس دوران حکومت اور ان کے مخالف گروہوں کے متضاد بیان آتے رہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ جنوب میں شیعہ اور شمال میں کردوں کی طاقت ٹوٹ چکی ہے۔ اور یہ لوگ جو فرقہ واریت کو ہوا دینا چاہتے ہیں ناکام ہو گئے ہیں۔

مسٹر حمادی صدر صدام کی سنی اکثریتی حکومت میں ایک شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے رکن ہیں۔ انہوں نے باغیوں پر الزام لگایا کہ انہوں نے ایک نازک موقع پر ملک کے سینے میں خنجر گھونپنے کی کوشش کی ہے یعنی امریکہ کی راہنمائی میں اتحادیوں کی فوجی لڑائی کے بعد انہوں نے کہا کہ وسائل اور حوصلے کو جو انہوں نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے وہ اس سے کسی طرح کم نہیں جو اتحادی فوجوں نے جنگ کے دوران کیا۔ مسٹر حمادی نے کہا کہ اب عراق کے سامنے تعمیر نو کا ایک بہت بڑا پروگرام ہے اور یہ پروگرام موجودہ اقتصادی پابندیوں کے دوران ہمیں اپنے ہی ملکی وسائل سے مکمل کرنا ہوگا۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ملک کے اقتصادی حالات نہایت نازک صورت میں ہیں۔ لیکن اس ارادے کا بھی اظہار کیا کہ وہ جلد از جلد بجلی، پانی اور خوراک کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ دفتریت کو کم کیا جائے اور عراق کی زراعتی حیثیت کو بہتر بنایا جائے جو انعام اور سزا کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔

حکومت کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر حمادی نے کہا کہ جمہوری اداروں کا قیام اور ان کا فروغ ہماری پالیسی کا مرکزی نقطہ ہوگا۔ خاص طور پر ملکی دستور اور سیاسی پارٹی کا نظام۔ ذرائع ابلاغ اور عوامی ثقافتی ادارے۔ انہوں نے اس بات کا بھی یقین دلایا کہ عراق پین عرب ہدف کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اور اس علاقے میں امن و امان کے قیام اور اس کے استحکام کو اپنے لئے ضروری جانے گا۔ جمہوریت کے سلسلے میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس طرز زندگی کے فروغ کے لئے کوشش تو ۱۹۸۰ء ہی میں شروع کر دی گئی تھیں۔ لیکن ایران کے ساتھ طویل جنگ کی وجہ سے ان پر عمل درآمد میں روک پڑی رہی۔

گذشتہ روز عراق کے وزیر اطلاعات حامد یوسف حمادی نے امریکی اتحادیوں پر الزام

باقی ص۸ پر

روائتی زیورات جدید فیشن کیساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ اور پاکیزگی وطہارت

ایک حدیث کا ترجمہ۔

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ چکنائی (تیل وغیرہ) اور خوشبو ہے۔

ایک اور حدیث کا ترجمہ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کی سب سے اچھی خصلت اور خوبی مسواک کرنا ہے۔

تشریح۔ باطنی طہارت کے ساتھ ظاہری نفاست پر بھی زور دیا ہے۔ کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ یہ تجربہ شدہ امر ہے کہ صاف ستھرے آدمی کے خیالات بھی پاکیزہ ہوں گے۔ اسی لئے نماز سے پہلے وضو رکھا ہے اور بعض صورتوں میں غسل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اور جمعہ کے جمعہ غسل کرنے کو واجب اور ضروری قرار دیا ہے۔ روزہ کی حالت میں غسل خاص طور پر بہت مفید ہے۔ روزہ جسم میں گرمی پیدا کرتا ہے اور غسل اس کو زائل کر کے ایک ٹھنڈک اور تروتازگی پہنچاتا ہے۔ اسی طرح جسم اور بالوں پر چکنائی اور تیل وغیرہ کا استعمال بھی جسم کی خشکی اور کوفت کو دور کرتا ہے اور بدن کو ملائم کرتا ہے۔ خوشبو سے انسان کے دل کو فرحت اور طبیعت میں سرور اور بشاشت محسوس ہوتی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ روزہ دار کا تحفہ چکنائی اور خوشبو وغیرہ ہے۔ جس سے اسے تروتازگی اور بشاشت حاصل ہوتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ظاہر کا لازمی اثر باطن پر ہوتا ہے۔ اور اگر بال پراگندہ، جسم یا لباس صاف نہ ہو تو طبیعت میں بھی تکدر ہوتا ہے اس لئے روزہ کی حالت میں خاص طور پر صاف ستھرا اور ہشاش بشاش رہنا چاہئے بلکہ اس طرح کسی کو معلوم بھی نہ ہو کہ روزہ سے ہے یا نہیں۔ بعض لوگ روزہ کے اظہار کے لئے ایسی حالت یا صورت بنا لیتے ہیں کہ شکل سے ہی روزہ کا پتہ چلے یہ بات پسندیدہ نہیں۔ بلکہ ریاکاری میں داخل ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو اس سے روکا اور فرمایا "جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پاچکے بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو۔ تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے۔ تجھے روزہ دار جانے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ تجھے بدلہ دے گا۔" (متی باب ۶ آیت ۱۶ تا ۱۸)

اس امر کی توجہ دلائی کہ انسان روزہ کی حالت میں ہشاش بشاش صاف ستھرا ہو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ صبح صبح بالوں میں تیل وغیرہ لگائے اور کنگھی کیا کرے (بخاری)

دوسری حدیث میں مسواک کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بھی زور دیا۔ فرمایا کہ

مسواک منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ اور اللہ کی رضامندی کا موجب ہے۔ نیز فرمایا کہ اگر میں امت پر شاق گراں نہ سمجھتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بے شمار دفعہ روزہ کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کرتے دیکھا ہے (ترمذی)

اس کے باوجود مسواک کے بارہ میں بعض آئمہ نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ روزہ میں تر و تازہ مسواک نہ کیا جائے خشک کرلیا جائے۔ بعض کہتے ہیں کہ دن کے پہلے حصے میں کرلیا جائے دوسرے حصہ میں نہ کیا جائے۔ کیونکہ دوسرے وقت میں انسان کے معدہ سے جو بخارات اٹھتے ہیں اس کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے اس لئے مسواک سے اس بو کو زائل نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن یہ سب ذوقی باتیں ہیں۔ اصل یہی ہے کہ جس وقت اور جو مسواک انسان چاہے روزہ کی حالت میں کر سکتا ہے۔ اور یہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن عامرؓ کی روایت گذری کہ روزہ کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی دفعہ مسواک کرتے دیکھا کہ میں اس کا شمار ہی نہیں کر سکتا۔

حضرت ابن عمرؓ دن کے پہلے حصے میں بھی مسواک کرتے تھے اور آخری حصے میں بھی۔ (بخاری)

اسی طرح ایک تابعی عبدالرحمان بن غنمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے پوچھا کہ روزہ میں مسواک کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا دن کے کس حصہ میں مسواک کروں۔ معاذؓ نے فرمایا صبح یا شام جب چاہو۔ عبدالرحمنؒ نے کہا لوگ پچھلے پہر مسواک کرنے کو ناپسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روزہ دار کے منہ کی بو (جو کستوری سے بھی زیادہ اللہ کو محبوب ہے) اس سے زائل ہوتی ہے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا (پاک ہے اللہ کی ذات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لوگوں کو مسواک کا حکم دیا اور آپؐ جانتے تھے کہ مسواک سے وہ خلوف یعنی بو زائل نہیں ہوتی اور قطعاً آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم نہیں دیا جس سے یہ اپنے مونہوں کو گندا اور بدبودار کرلیں۔ اس میں خیر نہیں۔ بلکہ شر ہے (طبرانی)

اسی طرح حضرت عاصم احولؒ سے پوچھا گیا کہ کیا تازہ اور تر مسواک کی جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ پانی سے بھی تر کوئی چیز ہے (بیہقی) یعنی اگر کلی کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو تر مسواک سے کیسے ٹوٹ جائے گا۔

حنفی مسلک کے بڑے علامہ ابن ہمامؒ نے اس بحث میں لکھا ہے کہ مسواک تو محض دانتوں کی صفائی کرتا ہے اور ان کی زردی کو دور کرتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی خلوف (یعنی بو) جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ کو کستوری سے زیادہ پسند ہے وہ تو نم معدہ سے آتی ہے اس لئے مسواک سے وہ قائم رہتی ہے۔ زائل نہیں ہوتی۔ اس لئے روزہ کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

یاد رفتگان ——— بشریٰ ربانی

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب

میں نے اپنے ابا جان کو نہایت شفیق دین سے محبت کرنے والے اور مخلص احمدی پایا۔ جماعتی چندوں اور صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی وصیت کے چندوں کی ادائیگی کر دی تھی۔ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ بڑے ہونے کے ناطے آپ نے سب کے حقوق کو احسن رنگ میں ادا کیا رشتہ داروں سے حسن سلوک تھا۔ اگر کوئی زیادتی بھی کرتا تو فراخدلی سے معاف کر دیتے تھے۔ کبھی زبان پر گلہ شکوہ نہ لائے۔ بہت صابر، شاکر اور درویش صفت انسان تھے۔ بہت بے نفس اور بے ضرر انسان تھے۔ دوسروں کی خاطر قربانی کرنے والے تھے۔ اپنی ذات کی کبھی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ تمام رشتہ دار غیر از جماعت ہونے کے باوجود ابا جان کو عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور ان کے گرویدہ تھے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ بچپن سے تہجد کے عادی تھے خود بتاتے تھے کہ میٹرک میں تہجد شروع کی تھی اور آخر دم تک ناغہ نہ کیا۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ ہر وقت خدا کی حمد اور استغفار کے الفاظ ان کی زبان پر رہتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا شوق سے مطالعہ کرتے تھے۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب ان کے زیر مطالعہ رہتی۔ الفضل بھی بہت شوق سے پڑھتے تھے اگر کبھی ناغہ ہوتا یا دفتر میں چھٹی ہوتی تو بار بار پوچھتے کہ "بیٹا آج الفضل نہیں آیا"

ابا جان کو احمدیت سے بے پناہ محبت تھی اور امامت سے والہانہ عشق تھا جب بھی حضور کا نام لیتے تو آپ پر رقت طاری ہو جاتی ابا جان کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے۔ یعنی محمود احمد شاد جو کہ مربی سلسلہ ہیں۔ خدا کے فضل سے سب بیٹیوں کے رشتے دیندار گھرانوں میں کئے۔ اور سب کی طرف سے مطمئن تھے۔ ابا جان نے اپنی اولاد کی تربیت نہایت ہی شفیق اور احسن رنگ میں کی۔ انتہائی نرم دل تھے کبھی سختی نہیں کی۔ ہمیں صبح نماز کے لئے جگاتے تو اگر کبھی ہمارے اٹھنے میں سستی یا دیر ہو جاتی تو بجائے ڈانٹنے کے ہمارے بستر کے پاس آکر بلند آواز سے پکارنا شروع کر دیتے تھے۔ تربیت کا کیسا پیارا انداز تھا وہ شفقت اور پیار بھرا "بیٹا بیٹا اور بچو" کہہ کر پکارنے والا لہجہ آج کانوں میں گونجتا ہے۔ خدا ہمیں اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو جنت میں جگہ عطا کرے اور ہمیشہ اپنی خاص رحمت کا سایہ ان پر رکھے۔ اور اپنے پیار اور رضا کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور ہم پیچھے رہ جانے والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خاص طور پر ہماری والدہ محترمہ کو جو کہ عرصہ دس سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا کرے اور ان کا انجام بخیر کرے۔

الفضل بچوں سے بھی پڑھوا کر سنیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کچھ وہ پھل پکڑیں۔ کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھائیں۔ کچھ بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے ہیں وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں۔ ہمارے ساتھ چلو۔ ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے ان کو ...... مبارک باد دیں گے۔ ان کے حالات دیکھیں گے۔ اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے۔ اگر منظم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہتر طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلہ کے پاس پہنچیں۔ تاکہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں۔ اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو۔ صدر محلہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں۔ جو اس حسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں۔ کون کون سے یتامیٰ ہیں۔ کون کون سی بیوگان ہیں۔ کون کون سی بوڑھی عورتیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں۔ جن کی زندگی میں کوئی رفیق اور کوئی ساتھی نہیں رہا......
امراء سے مراد ضروری نہیں کہ لکھ پتی ہوں۔ کیونکہ امارت اور غربت ایک نسبتی چیز ہے۔ وہ لوگ جو نسبتاً آسودہ حال ہیں۔ جن کو عید کے دن یہ احساس نہیں ہوتا کہ پیسے ہوتے تو ہم بچوں کی خوشیاں کرتے۔ وہ سارے امراء ہیں...... کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹے جائیں مگر بہر حال یہ کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں ہے۔ آپ نے عید منانی ہے۔ آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں بہتر ہے۔ اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی''۔

(خطبہ عید ۱۲۔ جولائی ۱۹۸۳ء)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

لگایا کہ وہ عراق کے باغیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور ان کے پاس ان دونوں کے آپس میں متحد ہو کر حکومت کی مخالفت کرنے کے ثبوت موجود ہیں۔ خاص طور پر اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ زمینی جنگ کے ۴ دن بعد جنوب اور شمال میں بغاوت کے آثار پیدا ہو گئے۔ اور ان کے اتحاد کے سلسلے میں عراق کی حکومت کے پاس بڑے واضح ثبوت ہیں۔ یہ بات وزیر اطلاعات نے اخباری نمائندوں کو بتائی۔ انہوں نے ایران پر الزام لگایا کہ وہ سارے ملک میں بغاوت کروانا چاہتے ہیں۔

اعلان تعطیل

عید کے موقع پر روزنامہ الفضل۔ ربوہ کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہذا ۱۶۔ ۱۷ اور ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۱ء کو الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

(مینیجر)

''رمضان صدقات دینے اور غرباء کی ہمدردی سکھانے کا بھی مہینہ ہے''۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ)

روم کولر۔ جمبو۔ نشان۔ نیشنل
حسن ٹریڈرز
فون ۴۵۴

ربوہ میں آپ کے جیولرز فون: ۵۵۰
پاک گولڈ سمتھ گولبازار۔ ربوہ
گھر: ۷۴۹۔۵۴۹

طبی معائنہ مفت
ڈاکٹر مختار احمد باجوہ ایم۔ بی۔ ایس
آر۔ ایم۔ پی
اوقات: عصر تا عشاء
بروز جمعرات معائنہ مفت کیا جاتا ہے
عطاء میڈیکوز افضی روڈ۔ ربوہ
فون ۸۷۱

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ہومیو ڈسپنسری (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون نمبر: ۷۴۱، ۶۰۶، ۶۰۷

ملکی خبریں

○ پنجاب میں لاہور سے اغوا برائے تاوان کے ملزموں کی ڈرامائی انداز میں گرفتاری عمل میں آگئی ہے اس گروہ نے پنجاب میں اسد سیات، عرفان حاجی منیر، اور شہریار کو اغوا کیا تھا اور بھاری تاوان ادا کرنے کے بعد چھوڑ دیا تھا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کی ''غیر نمائندہ حکومت'' کو نہ عوام کی حمایت حاصل ہے اور نہ انتظامیہ کی انہوں نے متنبہ کیا کہ سندھ میں اغوا ہونے والے جاپانی طالب علموں کے ساتھ سویڈن کے انجینئروں جیسا حادثہ پیش آگیا تو اس سے ملک کے خارجہ تعلقات پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کے خلاف پولیس ناکام ہو گئی ہے اس لئے اب ان کے خلاف فوجی آپریشن کیا جائے گا۔

○ ۶ بھارتی اور یہودی دہشت گرد سندھ میں داخل ہو گئے۔ فسادات کی آگ بھڑکانے کے لئے بعض سیاستدانوں کے قتل کی سازش تیار کر لی گئی ہے عید پر مختلف شہروں میں تخریب کاری کا خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

○ کویت کے جلتے ہوئے کنوؤں کا دھواں اور سیاہ بادل سکردو تک پہنچ گئے ہیں یہ شمالی علاقے دھوئیں میں چھپ گئے ہیں۔ سورج کی روشنی غائب ہو گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے سابق وزیر مملکت اور سابق سینیٹر جاوید جبار نے نئی سیاسی تنظیم لشکر کے قیام کا اعلان کیا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ مارشل لاء کے پروردہ مذہب کے نام پر متفقہ آئین کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں۔

○ کوئٹہ میں بھی کالی بارش ہوئی گلیاں محلے سیاہ ہو گئے۔

ہوالشافی
اولاد ——— ایک فطری خواہش
بے اولاد مرد و زن کیلئے ''خصوصی ہومیو جرمنی کورس''
خدا کے فضل سے مؤثر علاج
اس کے علاوہ پرانی اور پیچیدہ امراض کیلئے پاکستانی، جرمنی، برطانیہ اور فرانس کی سیل بند ادویات مناسب اور رعایتی نرخ پر حاصل کرنے کیلئے
عزیز ہومیو پیتھک سٹور یونیورسٹی روڈ رحمان کالونی، ربوہ
فون: ۴۱۴

غیر ملکی خبریں

○ امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ چونکہ اب عالمی جنگ کا کوئی خطرہ نہیں رہا اس لئے چار سال کے اندر امریکی فوج میں پانچ لاکھ کی تعداد کم کر دی جائے گی۔

○ مشہور بھارتی اخبار لندن ٹائمز نے کہا ہے کہ کشمیر بھارت کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ کشمیر کا علاقہ علیحدگی کے عمل میں تمام مراحل مکمل کر چکا ہے۔

○ روس نے کہا ہے کہ عراق میں کردوں کے لئے محفوظ علاقے کے قیام کی تجویز اقوام متحدہ کے منشور کے خلاف ہے۔ اگر اس طریق کو رواج دیا گیا تو عالمی سطح پر ایک ناپسندیدہ روایت جنم لے گی۔

○ امریکہ نے کردوں کی امداد کے لئے ساڑھے تین ہزار فوجی ترکی بھیج دیئے ہیں۔ امریکی ہیلی کاپٹر ۷ لاکھ کردوں کو روزانہ ایک وقت کا کھانا مہیا کریں گے۔

○ امریکی وزیر دفاع ڈک چینی نے کہا ہے کہ امریکہ کردوں کیلئے محفوظ مقامات کے قانونی تکلفات میں نہیں پڑنا چاہتا اصل بات ان کو ضروریات زندگی مہیا کرنا ہے جو امریکہ کر رہا ہے۔

○ ایرانی علاقے میران کے گورنر نے کہا ہے کہ کرد پناہ گزینوں کے حالات حیوانوں سے بھی بدتر ہیں ان کے قتل عام پر کوئی آنسو بہانے والا نہیں۔ پورا ایران بھی اس قدر پناہ گزینوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

○ شمالی عراق میں باغیوں اور سرکاری فوجوں میں پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ باغیوں نے ایرانی سرحد کے قریب ایک شہر پر قبضہ کر لینے کا دعویٰ کیا ہے۔

○ عراقی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ خلیج کی جنگ کے دوران ۱۴۸، عراقی طیارے ایران پہنچائے گئے تھے۔

○ انگولا سے کیوبا کی فوج کا آخری دستہ واپس کیوبا چلا گیا ہے یہ فوج ۱۹۷۷ء میں یہاں آئی تھی جب اس علاقے کا نام کانگو تھا۔